بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲ فتح ۱۳۴۵ ہش ۱۸ شعبان ۱۳۸۶ھ ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۸۰

اخبار احمدیہ

-٭ ربوہ یکم دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ کی کچھ شکایت ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

-٭ ربوہ میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان دنوں ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ لہٰذا ازعماء انصار اللہ ربوہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بھی ان دنوں قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام کی شق نمبر ۴ جو جسم، لباس، گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے اور مکھی مچھر ختم کرنے کیلئے تدابیر اختیار کرنے کے بارہ میں ہے کی طرف خاص توجہ فرمائیں تاکہ صفائی کی یہ مہم زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہو۔ (نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت کے مخلص احباب سے ضروری گزارش

موسم سرما شروع ہو چکا ہے غرباء جو سردی سے بچاؤ کے لئے کمبل رضائی کھیس وغیرہ کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ جماعت کے دردمند اور مخلص احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ غرباء کے لئے نئے یا مستعمل گرم پارچات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کو دو قسم کی زندگی بسر کرنے کا حکم ہے سِرًّا وَعَلَانِيَةً

بعض نیکیاں سراً کی جاتی ہیں ایسی نیکیاں بجا لانا مخلصین کی نشانی ہے

"مومنوں کو بھی دو ہی قسم کی زندگی بسر کرنے کا حکم ہے۔ سراً وعلانیۃ" بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ علانیہ کی جاویں اور اس سے یہ غرض ہے کہ تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی کریں۔ جماعت نماز علانیہ ہی ہے اور اس سے غرض یہی ہے کہ تا دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں۔ اور سراً اس لئے کہ یہ مخلصین کی نشانی ہے جیسے تہجد کی نماز ہے۔ یہاں تک بھی سراً نیکی کرنے والے ہوتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے خیرات کرے اور دوسرے کو علم نہ ہو اس سے بڑھ کر اخلاص ملنا مشکل ہے۔ انسان میں یہ بھی ایک مرض ہے کہ وہ جو کچھ خرچ کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسے سمجھیں۔ مگر میں خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو بہت کچھ خرچ کرتے ہیں۔ مگر اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتے۔ بعض آدمیوں نے مجھے کئی مرتبہ پارسل بھیجا ہے۔ اور جب اسے کھولا ہے تو اندر سے سونے کا ٹکڑا نکلا ہے۔ یا کوئی انگشتری نکلی ہے اور بھیجنے والے کا کوئی پتہ ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۸، ۳۸۹)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

شادی کی تقریب سعید

ربوہ یکم دسمبر۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ کل مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۶ء بروز چہارشنبہ مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب سلمہ ابن حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور صاحبزادی امۃ المجیب بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ بنت محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا نکاح مورخہ ۲۹ نومبر کو پڑھا تھا

بارات حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی رہائشی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی سے سوا چار بجے سہ پہر روانہ ہوئی۔ روانہ ہونے سے قبل محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے ایڈیٹر انگریزی تفسیر القرآن نے دعا کرائی۔ بارات جو خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے افراد اور دیگر احباب پر مشتمل تھی۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی پہنچی۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے بارات کا استقبال فرمایا۔ مصطفیٰ احمد خان صاحب پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان کے گلے میں ہار پہنایا۔ بعد ازاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے ہار پہنائے۔

بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ — احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور دولہا دلہن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے اور انہیں اپنے غیر معمولی فضلوں اور برکتوں سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء

اُمتِ محمدیہ اور انبیاء علیہم السلام

لاہوری ہفت روزہ نے اپنے ایک اداریہ کا عنوان جمایا ہے

"امت محمدیہ کا ایک ہی نبی"

جب کوئی انسان جان بوجھ کر کسی بات کو نہیں سمجھنا چاہتا تو وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر حقیقت کو ڈھانپنے کی کوشش کرتا ہے۔ بے شک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ کے نبی ہیں مگر آپ صرف نبی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں کیونکہ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک
وبالاٰخرۃ ھم یوقنون

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون ۔ کلٌّ
اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین
احدٍ من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا

ترجمہ۔ جو کچھ بھی اس رسول پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور دوسرے مومن بھی ایمان رکھتے ہیں۔ یہ سب کے سب اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے ایک دوسرے کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ تعالےٰ کا حکم) سن لیا ہے۔ اور ہم اس کے دل سے فرمانبردار ہیں۔

اب فرمایئے کیا امت محمدیہ کا صرف ایک ہی نبی ہے دوسرے رسولوں پر ایمان لانے کے شائد کچھ اور معنے ہوں گے۔ کیا جتنے انبیاء علیہم السلام ہوئے ہیں سب کے سب امت محمدیہ کے "نبی" نہیں۔ البتہ صرف ایک ہی خاتم النبیین ہے۔ سیدنا حضرت خاتم النبیین سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام ہوئے ہیں سب کے سب محض اس لئے مستقل نبی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نہیں ملی تھی۔

ہفت روزہ کے ایک دوسرے مضمون میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مندرجہ ذیل حوالہ نقل کیا گیا ہے۔

"میں اس کے (یعنی خدا تعالےٰ کے) رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کا مظہر اور اسی سے فیض یاب ہے۔" (چشمۂ معرفت ص۳۲۴)

اس حوالے سے صاحب مضمون یہ استدلال کرتے ہیں کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی امتوں میں بھی امتی نبی ہوتے تھے۔ پہلی امتوں میں محدث ضرور ہوتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کے محدث ہونے والی حدیث سے واضح ہے۔ مگر ان میں کوئی بھی "امتی نبی" نہیں ہوا جو بھی پہلے ہوا وہ مستقل نبی تھا۔ یہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی امت کو شرف حاصل ہے۔ آپ کی پیروی سے نہ صرف محدث ہوئے بلکہ ایک وہ بھی ہوا جو امتی نبی کہلاتا ہے۔ حوالے میں یہی تشریح کی گئی ہے کہ امت محمدیہ میں "امتی نبوت" ہو سکتی ہے۔ خاتم النبیین نے تمام نبوتیں اور شرائع ختم کر دی ہیں۔ البتہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی امتی نبی ہو سکتا ہے۔

شروع میں جس اداریہ کا ذکر ہے اس میں اداریہ نگار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ مندرجہ ذیل نقل کرتا ہے۔

"سو یہ بات کہ اس کو (یعنی مسیح موعودؑ کو) امتی بھی کہا اور نبی بھی، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت کی اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔"

اس سے اداریہ نگار یہ استدلال کرتا ہے کہ دیکھو جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہو۔ وہ محدث ہوتا ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرما رہے ہیں کہ جس طرح محدث میں امتیت اور نبوت کی دونوں شانیں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح امتی نبی میں بھی یہ دونوں شانیں پائی جاتی ہیں۔

جس طرح چیتا بھی بہادر ہوتا ہے اور شیر بھی مگر چیتا شیر سے محض بہادری کے وصف کے اشتراک سے چیتا نہیں بن جاتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی کا صرف ایک تصور دلانے کے لئے فرما رہے ہیں کہ امتی نبی میں اس طرح امتیت اور نبوت کی دونوں شانیں پائی جاتی ہیں جس طرح محدث میں یہ دونوں شانیں موجود ہوتی ہیں۔ کیا اس سے امتی نبی صرف محدث رہ جاتا ہے؟ محدثیت کا تصور پہلے موجود تھا۔ امتی نبی کا تصور بھی تھا مگر اچھی طرح واضح نہیں تھا۔ اسلئے یہ ایک انوکھا تصور تھا اسکی حقیقت سمجھانے کے لئے محدثیت کے تصور کی مثال دی گئی ہے۔ ورنہ محدث اور امتی نبی کے مدارج مختلف ہیں۔ اب اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پہلی امتوں کے محدث اور امت محمدیہ کے محدث دونوں میں دونوں شانیں یعنی امتیت اور نبوت پائی جاتی تھیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سیدنا حضرت خاتم النبیین کی امت میں ایک ایسا انسان مبعوث نہیں ہو سکتا۔ جس میں امتیت اور نبوت کی دونوں شانیں ایسے کمال کو پہنچی ہوں۔ جس سے وہ امتی نبی کہلاتا ہے نہ کہ صرف محدث

کسی نبی کی امت کے محدث کو کسی نے امتی نبی نہیں کہا۔ سوائے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب کو صرف محدث ہی پکارا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محدث ہی کہا ہے نہ کہ امتی نبی۔ احادیث نبویہ میں مسیح موعود علیہ السلام کو نبی بھی کہا گیا ہے اور امتی بھی مگر جیسا کہ ہم واضح کر چکے ہیں مسیح موعود علیہ السلام کے سوا تمام محدثین کو محدث ہی کہا گیا ہے۔ اس حقیقت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں اس طرح واضح کیا ہے کہ:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ اور یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسےٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسےٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔ . . . .

نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہو گا کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۶ و ص۱۰۱)

(باقی)

ضلالت گھاٹے اور تباہی سے بچنے کے تین۳ نہایت قیمتی گُر

قرآن کریم کی یہ بہت بڑی خُوبی ہے کہ اس نے اچھے اور بُرے عمل کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے

سورۃ العصر کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

[redacted]

(۲)

(۲) حق کے ایک معنے جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے اللہ تعالےٰ کے بھی ہیں۔ اِس لحاظ سے تواصوا بالحقّ کے یہ معنے ہیں کہ مومن خدا تعالےٰ سے خود بھی مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس سے مخلصانہ تعلقات پیدا کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ درحقیقت اقوام میں دیرینہ عادات کی وجہ سے آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ کا وجود بالکل غائب ہوجاتا ہے اور اس کی بجائے ایک نئی شکل پیدا ہوجاتی ہے جس کی وہ پرستش کرنے لگتے ہیں۔ آج دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں سب کی یہی حالت ہے عیسائیت کو دیکھ لو ہندو مذہب کو دیکھ لو اور مذاہب پر نظر ڈال لو سب کی اصل شکل تو مٹ چکی ہے لیکن قولی روایات نے اُن کو ایک نئی شکل دے دی ہے جس کے وہ پرستار بنے ہوئے ہیں۔ یہ نئی شکل مذہب کی قائم کردہ نہیں ہوتی بلکہ قوم کے بگڑے ہوئے خیالات و تصورات کی قائم کردہ ہوتی ہے۔ جب دنیا میں اللہ تعالےٰ کا کوئی نبی آتا ہے تو یہ سارے بُت ایک ایک کرکے گِر جاتے ہیں۔ اور اصلی خدا لوگوں کے سامنے آجاتا ہے سب لوگ بُت پرستی کے گڑھوں میں سے نکلتے اور اللہ تعالےٰ کے قرب اور اس کی محبت کے میدان میں بڑھنے لگتے ہیں۔ پس تواصوا بالحقّ کے ایک معنے یہ ہیں کہ مومن اللہ تعالےٰ سے مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ تم حقیقی خدا کی پرستش کرو اور اس سے اپنے تعلقات بڑھاؤ۔ بتوں کی پرستش میں اپنا وقت ضائع مت کرو۔

(۳) حقّ کے تیسرے معنے عدل کے ہیں۔ اس لحاظ سے تواصوا بالحقّ کے معنے یہ ہیں کہ مومن خود بھی عدل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی عدل سے کام لینے کی نصیحت کرتے ہیں۔ درحقیقت ایک بڑی بھاری خرابی قومی روایات کی وجہ سے یہ پیدا ہوجاتی ہے کہ لوگ عدل و انصاف سے کام لینا ترک کردیتے ہیں۔ ہزاروں خاندان دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو اپنی پُرانی روایات پر جمے ہوئے ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم میں سے فلاں نے یہ یہ خرابی کی مگر اس کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ ہم خاندان کے افراد کو چھوڑ نہیں سکتے ہم مجبور ہیں کہ ان کا ساتھ دیں اور اپنے خاندان کو دوسروں کے مقابلہ میں ذلیل نہ ہونے دیں پس قدیم تعلقات کی وجہ سے عدل کی روح بالکل مٹ جاتی ہے لیکن جب نبی آتا ہے تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوجاتا ہے اور عدل و انصاف کی وہ روح جو پاؤں تلے مسلی جارہی ہوتی ہے از سرِ نو زندہ ہوجاتی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اس پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں انصاف قائم کریں گے۔ ہم مظلوم کو اس کا حق دلائیں گے۔ ہم ظالم کو اس کے کیفرِ کردار تک پہنچائیں گے۔ ہم یہ کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ سرمایہ دار مزدور پر ظلم کرے یا امیر غریب کو لوٹنے کی کوشش کرے وہ عدل و انصاف کے پیکر ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لینا چاہیئے۔

(۴) حق کے چوتھے معنے الیقین بعد الشکّ کے ہیں۔ اِس لحاظ سے تواصوا بالحقّ کے یہ معنے ہوں گے کہ مومن شکوک و شبہات پر یا قیاس و تخمین پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھتے بلکہ اپنے عقائد کی بنیاد یقین پر رکھتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ تم خدا تعالےٰ کے متعلق محض رسمی اعتقاد پیدا نہ کرو بلکہ وہ ایمان پیدا کرو جو مشاہدہ پر مبنی ہوتا ہے۔ درحقیقت یقین پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ نبی کا وجود ہی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے اور وہ اپنی صداقت کے زندہ نشانات لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو شکوک و شبہات بالکل مٹ جاتے ہیں اور قیاس و تخمین کی بجائے ایمان کی بنیاد مشاہدہ پر آجاتی ہے۔ پس تواصوا بالحقّ کے معنے یہ ہیں کہ مومن خود بھی یقین پر قائم ہوتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ تم خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرو رسمی ایمان تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ آج مسلمانوں کی یہی کیفیت ہے کہ ان کے اندر اسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر محض رسمی ایمان پایا جاتا ہے وہ ایمان جس کی یقین پر بنیادیں ہوتی ہیں اور وہ ایمان جو مستحکم اور غیر متزلزل ہوتا ہے اس کا وجود ان میں کلّی طور پر مفقود ہے۔ بے شک وہ بظاہر اسلام کو سچا مذہب سمجھتے ہیں اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بھی ایمان رکھتے ہیں لیکن اگر ان سے پوچھا جائے کہ تم اسلام کو کیوں مانتے ہو یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر کیوں ایمان رکھتے ہو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو محض اس لئے سچّا مانتے ہیں کہ ان کے ماں باپ یہ عقیدہ رکھتے تھے یا اس لئے سچّا مانتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوگئے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر ان کے پاس اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ میں نے خود کئی تعلیم یافتہ لوگوں سے یہ سوال کرکے دیکھا ہے مگر مجھے ہمیشہ ان کی طرف سے مایوس کن جواب ملا ہے جو ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ آج مسلمانوں کے دلوں میں اپنے مذہب کی سچائی پر کوئی یقین نہیں وہ محض رسمی رنگ میں اسلام سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں ورنہ ان کے دل کے اندرونی گوشے یقین اور وثوق سے بالکل خالی ہیں۔ ایک بہت بڑے آدمی جو اس وقت ہندوستان میں چوٹی کے علمی مقام پر ہیں ان سے میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں مانتے ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں مانتا ہوں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اب مسلمانوں میں محض رسمی ایمان رہ گیا ہے اور وہ مذہب پر غور کرنے کے عادی نہیں رہے۔ اسی وجہ سے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں ماموریت کا اعلان فرمایا تو مسلمان آپ پر اعتراض کرنے لگ گئے کیونکہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خیالی وجود کو مان رہے تھے حقیقت ان کی نظروں سے پوشیدہ تھی۔ پس تواصوا بالحقّ کے معنے یہ ہیں کہ نبی کو ماننے والے خود بھی یقین پر قائم ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی رسمی ایمان کے دائرہ سے نکال کر حقیقی ایمان کے دائرہ میں لانے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ ان کو عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر بات کو سوچ سمجھ کر مانیں اندھی تقلید اختیار نہ کریں اس لئے وہ ہر بات کی حکمت معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں تو سمجھ کر پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں تو سمجھ کر رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں تو سمجھ کر کرتے ہیں، چندہ دیتے ہیں تو سمجھ کر دیتے ہیں۔ صدقہ و خیرات میں حصّہ لیتے ہیں تو سمجھ کر لیتے ہیں۔ اِسی وجہ سے ان کے کاموں میں بشاشت پائی جاتی ہے اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ ان کے کاموں کی بنیاد یقین پر ہوتی ہے تخمینہ اور قیاس پر نہیں ہوتی۔

(۵) حقّ کے ایک معنے حزم اور احتیاط کے بھی ہیں۔ اِس لحاظ سے تواصوا بالحقّ کے یہ معنے ہیں کہ مومن حزم پر

قائم ہوتے اور دوسروں کو بھی اِس پر قائم کرتے ہیں۔

یہ خوبی بھی نبی پر ایمان لانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے باقی تمام اقوام تہور کا شکار (Desperate) ہو کر اپنی طاقت کو بالکل کھو بیٹھتی ہیں لیکن نبی پر ایمان لانے والوں کے سامنے ایک بلند مقصد ہوتا ہے۔ دین کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری ان میں سے ایک ایک فرد پر عائد ہوتی ہے اور چونکہ وہ ایک بہت بڑی امانت کے حامل ہوتے ہیں اِس لئے وہ اونچ نیچ کو دیکھتے ہوئے سنبھل سنبھل کر اپنے قدم بڑھاتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ گر پڑیں اور جس جھنڈے کو انہوں نے فتح و کامرانی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے وہ سرنگوں ہو جائے۔ لیکن دوسری قومیں صرف اتنا جانتی ہیں کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم مر جائیں یا مار دیں۔ اسی وجہ سے وہ اندھادھند حملہ کرتی اور اپنی طاقت کو ضائع کر دیتی ہیں۔ پس اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومن اپنے ہر کام میں حزم و احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی ہمیشہ محتاط راہ پر چلنے کی تاکید کرتے ہیں۔

(۶) اسی طرح حق کے ایک معنے موت کے بھی ہیں اس لحاظ سے وتواصوا بالحق کے یہ معنے ہیں کہ مومن تو دبھی موت کو خوشی سے قبول کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ڈرو نہیں اپنی جان اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قربان کر دو۔ گویا مومن جماعت قربانی اور ایثار کی مجسمہ ہوتی ہے اور موت کا ڈر اسکے دل کے کسی گوشہ میں بھی نہیں ہوتا۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیاں ہماری کامیابی کے متعلق موجود ہیں۔ اگر ہم زندہ رہے تو فاتح ہوں گے۔ اور اگر مر گئے تو اگلے جہان میں آرام سے زندگی بسر کریں گے۔ دونوں صورتوں میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ زندگی میں بھی فائدہ ہے اور موت میں بھی فائدہ ہے۔ زندہ رہے تو کامیابی یقینی ہے اور اگر مر گئے تو اگلے جہان میں ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے وارث ہوں گے۔ اِس یقین کی وجہ سے جو دلیری مومنوں میں پائی جاتی ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ہوتا۔ جب بدر کے میدان میں کفار اور مسلمان ایک دوسرے کے مقابل میں پہنچ گئے تو کفار نے ایک شخص کو یہ پتہ لگانے کے لئے بھیجا کہ مسلمان کتنے ہیں اور ان کے ساز و سامان کا کیا حال ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ آدمی نہایت ہوشیار تھا کیونکہ واپس جا کر اس نے کہا میرا اندازہ یہ ہے کہ مسلمان تین سو، سوا تین سو کے قریب ہیں اور یہ بات بالکل ٹھیک تھی کیونکہ مسلمان تین سو تیرہ تھے مگر اسنے کہا اے میرے بھائیو! میرا مشورہ یہ ہے کہ تم لڑائی کا خیال بالکل چھوڑ دو کیونکہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو سوار دیکھا ہے۔ یعنی ان میں سے ہر شخص کے چہرہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آج اِس نیت اور ارادہ کیساتھ آیا ہے کہ میں زندہ واپس نہیں جاؤں گا۔ اور جو قوم اِس نیت اور ارادہ کے ساتھ میدان میں آ جائے اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ یہی تواصوا بالحق کے معنے ہیں کہ مومن نڈر اور بہادر ہوتے ہیں وہ موت سے نہیں ڈرتے بلکہ خوشی سے اسکو قبول کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ تم موت سے مت ڈرو گویا تواصوا بالحق میں مومنوں کے ایمان اور یقین کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ انہیں صداقت پر اتنا کامل یقین ہوتا ہے کہ بجائے اسکے کہ موت کو بُرا سمجھیں اسے اپنے لئے خوشخبری سمجھتے ہیں اور نہ صرف خود موت کے لئے تیار رہتے ہیں بلکہ اپنے ساتھیوں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو موت کے لئے تیار رہا کرو۔

پھر فرماتا ہے وتواصوا بالصبر مومنوں کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی صبر کرتے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ صبر کے معنے یہ ہیں کہ ان کے اندر مظالم کو برداشت کرنیکی طاقت ہوتی ہے۔ اسیطرح صبر کے ایک معنے استقلال کے بھی ہیں گویا مومنوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ کسی سچائی کو قبول کرتے ہیں تو اسکے بعد انہیں اس بات کی کچھ پروا نہیں ہوتی کہ دشمن انہیں مصائب میں مبتلا کرتا ہے یا ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنیکی کوشش کرتا ہے وہ بڑی ہمت کے ساتھ تمام مشکلات کو برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح نیکیوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں یعنی استقلال کا مادہ ان میں پایا جاتا ہے اور وہ دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ تمہیں اپنے اندر استقلال اور مصائب کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔

اِن آیات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مومن کا مذہب قومی مذہب ہوتا ہے اسکی نیک خواہشات صرف اپنی ذات تک محدود نہیں ہوتیں بلکہ تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہوتی ہیں۔ وہ ایک عالمگیر مؤاخات کا زبردست حامی ہوتا ہے اور تمام چھوٹوں اور بڑوں کو ایک سلسلہ میں منسلک کرنا چاہتا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ صرف میں نیک بنوں بلکہ یہ بھی چاہتا ہے کہ میرا ساتھی بھی نیک ہو اور دنیا میں صلح اور آشتی کی بنیاد ایسی مضبوط ہو کہ کوئی زلزلہ اسکو جنبش میں نہ لا سکے یہی باتیں ہیں جو دنیا میں قوموں کو ہلاکت سے بچایا کرتی ہیں جس قوم کے افراد میں یہ باتیں پائی جائیں اس قوم کو کوئی ہلاک نہیں کرسکتا خواہ اسکے دس افراد ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں، دس ہزار ہوں وہ بہرحال غالب آتی اور دنیا پر چھا کر رہتی ہے پس فرماتا ہے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّالحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصّبر۔ ہم زمانہ نبوت کو یا ہر کو یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ کو اسکا بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ چونکہ یہ تین صفتیں مومنوں کے اندر پائی جائیں گی اسلئے وہ یقیناً جیت جائیں گے اور چونکہ یہ تین صفتیں انکے دشمنوں کے اندر نہیں پائی جائیں گی اسلئے وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ضرور ہار دیں گے۔

واقفین اپنے کھانے کا خود اہتمام فرمائیں

وقفِ عارضی کے ایک واقف کے جذبات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے وقف عارضی کے واقفین کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ کھانے وغیرہ کا کسی قسم کا بوجھ جماعتوں پر نہ ڈالیں۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ مسلسل واقفین کو بھجوایا جاسکے گا نیز واقفین کے لئے اس طرح جہاد اور مزید قربانی کا ثواب حاصل ہوگا اور ایک نئی مفید مشق بھی ہوگی عام طور پر احبابِ جماعت اصرار کرتے ہیں کہ واقفین کے کھانے کا انتظام وہ کریں گے مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خلیفۂ وقت کا یہی ارشاد ہے کہ واقفین جماعتوں پر کسی قسم کا خرچ نہ ڈالیں اس لئے واقفین کو اپنے کھانے کا انتظام خود کرنا ضروری ہے۔ واقفین نے اس بارے میں بہت عمدہ مثالیں قائم کی ہیں۔

ربوہ کے دو تاجر مکرم محمد رفیع صاحب ناصر اور خواجہ عبد المومن صاحب کو ضلع ملتان کی ایک جماعت میں بھجوایا گیا ہے۔ عزیز خواجہ عبد المومن صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

”کھانا خود اپنے ہاتھوں سے تیار کرنے میں جو لطف و سرور حاصل ہوتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ آج جب دوپہر کے وقت مَیں نے روٹیاں پکائیں تو بظاہر کچی معلوم ہو رہی تھیں لیکن جب انہیں کھایا تو بڑا ہی لطف آیا۔ یہ حضور انور کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہم کو مجاہدانہ زندگی گذارنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء سچ تو یہ ہے کہ حضور کی یہ تحریک جو وقفِ عارضی کے نام سے موسوم ہے خالص الٰہی تحریک ہے ہم جس دن سے یہاں آئے ہیں اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی بارش کو برستا ہوا دیکھ رہے ہیں۔“

احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اور بکثرت وقفِ عارضی میں شریک ہو کر ثواب اور روحانی برکات حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ جملہ بھائیوں کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

جلسہ سالانہ قادیان

(حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ)

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ نے یہ نظم ۸؍ دسمبر ۱۹۶۰ء بتقریب جلسہ سالانہ قادیان کہی تھی جو بطور یادگار پیشِ خدمت ہے۔ (جنید ہاشمی)

قافلے جاتے جو سوئے قادیاں دیکھا کئے
ہم بڑی حسرت سے راہِ کارواں دیکھا کئے

جلسہ سالانہ پر ہم مہدیٔ موعودؑ کو
نورِ دیں، فضلِ عمرؓ جلوہ کناں دیکھا کئے

ہائے وہ ایام جن میں ذرّہ ہائے قادیاں
طُور کی مانند ہم جلوہ فشاں دیکھا کئے

لوگ کہتے ہیں کہ بعد از مرگ پائیں گے بہشت
ہم تو جیتے جی وہاں باغِ جناں دیکھا کئے

دوستو آگے بڑھو۔ وہ منزلِ دلدار ہے
پاشکستہ دُور ہی سے یہ سماں دیکھا کئے

نیک تحریکوں کا اک پل بھی نہ جو ضائع کریں
اُن کو ہم اسلام کی رُوحِ رواں دیکھا کئے

اکملِ مہجور کی ہے التجا احباب سے
جمع ہو کر وہ دکھاؤ ہم جو واں دیکھا کئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر سندھ کے کچھ مزید کوائف

احمدیہ اسٹیٹس کا دورہ اور اراضیات کا معائنہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

ناصر آباد اسٹیٹ ۱۳ر نومبر بروز اتوار

صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد اسٹیٹ کی اراضیات کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ فصلوں اور کاشت کا جائزہ لیا۔ گوٹھوں کے ہاریوں خصوصاً ہندو مذہب کے ہاریوں کو نصائح فرمائیں۔ دوپہر کی گاڑی سے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی معہ چند احباب میرپور خاص سے اور کنری سے مولوی عبدالباقی صاحب اور امیر صاحب کنری شرف ملاقات کے لئے آئے۔ نماز ظہر و عصر اور پھر مغرب عشاء کے بعد حضور نے مسجد میں مقامی احباب کو شرف ملاقات بخشا اور تبلیغ اسلام کے ذرائع پر روشنی ڈالی۔

ناصر آباد ۱۴ر نومبر بروز پیر

صبح حضور ایدہ اللہ موٹروں پر ناصر آباد سے محمود آباد اسٹیٹ تشریف لے گئے چوہدری عبدالعزیز صاحب مینیجر اور اہالیان گوٹھ نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور اراضیات اور باغ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور نے نماز ظہر و عصر مسجد میں جمع کروائی بعدہٗ مسجد میں ہی مقامی احباب کو شرف ملاقات سے نوازا اور تبلیغ و تربیت کے متعلق ہدایات دیں

محمود آباد سے واپسی پر ۴ بجے حضور کنری تشریف لائے فیکٹری کے گیٹ پر ڈویژنل امیر صاحب کے علاوہ امیر صاحب مقامی اور جماعت نے حضور کا استقبال کیا اور عصرانہ پیش کیا۔ بعدہٗ حضور نے جملہ احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔ مغرب کے قریب حضور واپس حیدرآباد تشریف لائے۔

ناصر آباد ۱۵ر نومبر بروز منگل

صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دلہہ صحابو (جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی قبر بتائی جاتی ہے) محترمہ بیگم صاحبہ و احباب کی معیت میں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ قبر پر لمبی دعا فرمائی اور مقامی دوستوں سے قبر کے متعلق تفصیل دریافت فرمائی۔ دوستوں نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہاں دعا فرمایا کرتے تھے۔

۱۲½ بجے ریلوے اسٹیشن پہنچے تشریف لائے اور دوپہر کی گاڑی پر محمد آباد اسٹیٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کنری اسٹیشن پر کنری و ملحقہ علاقہ کے احباب نبی سر روڈ اسٹیشن پر احمد آباد اسٹیٹ اور نبی سر شہر کی جماعت کے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے سب احباب کو مصافحہ کے شرف سے نوازا ایک بجے گاڑی ٹالھی ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الزراعت کی قیادت میں محمد آباد اور علاقہ کے دوستوں نے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ ہیڈ کوارٹر تک راستہ میں متعدد مقامات پر اھلاً وسھلاً و مرحبا کے قطعات آویزاں تھے حضور نے اسٹیشن پر اور ہیڈ کوارٹر میں سب احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اور جماعت محمد آباد کی طرف سے دی گئی دعوت طعام میں شرکت فرمائی۔ نمازوں کے بعد حضور مسجد میں تشریف فرما ہوتے رہے نصرت آباد اور نوکوٹ سے بھی احباب حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔

محمد آباد اسٹیٹ ۱۶ر نومبر بروز بدھ

حضور نے لطیف نگر فارم کے علاوہ ہیڈ کوارٹر فارم اور باغ کا معائنہ فرمایا نمازوں کے بعد مسجد محمد آباد میں حاضر احباب سے ملاقات فرمائی۔

محمد آباد اسٹیٹ ۱۷ر نومبر بروز جمعرات

حضور علی الصبح پہلے کریم نگر فارم کے معائنہ کے لئے بمعیت میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الزراعت۔ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت ملک غلام احمد صاحب عطا ایم ایس سی اسٹیٹ ایجنٹ و مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب تشریف لے گئے کریم نگر کے جملہ احباب سے حضور نے مصافحہ فرمایا۔ اسکے بعد باغ کا معائنہ کیا اور پھر فصلیں دیکھتے ہوئے احمد آباد اسٹیٹ تشریف لے گئے۔ احمد آباد اسٹیٹ کی حد پر مینیجر چوہدری محمود احمد صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور اسٹیٹ کی مختلف گوٹھوں میں سے ہوتے ہوئے ہیڈ کوارٹر تشریف لے گئے۔ جہاں ارد گرد کے احمدی اور غیر از جماعت دوست بڑی تعداد میں موجود تھے۔ حضور نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ اسکے بعد حضور فصلیں دیکھتے باہر تشریف لے گئے۔ حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ واٹر کورس ۱۸ کی گوٹھ کا نام تجویز فرما دیں۔ حضور نے گلشن آباد نام رکھا۔ آخر میں باغ دیکھ کر واپس ہیڈ کوارٹر تشریف لائے۔

دوپہر کا کھانا احمد آباد اسٹیٹ کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس میں احمدیہ سنڈیکیٹ۔ ایم۔ این سنڈیکیٹ کے جملہ مینیجر صاحبان شریک ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد احمد آباد میں تشریف فرما رہے اور حالات دریافت فرما کر ہدایات سے نوازا۔ چار بجے حضور کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا اور پانچ بجے کے قریب حضور معہ قافلہ احمد آباد سے محمد آباد تشریف لائے۔ محمد آباد میں نماز مغرب و عشاء جمع کروائیں اور کافی دیر تک مسجد میں حاضرین کو اجتماعی ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا

۹½ بجے سے ۱۱½ بجے رات تک اراضیات تحریک جدید و اراضیات صدر انجمن احمدیہ اور اراضیات ایم این سنڈیکیٹ کے جملہ مینیجر صاحبان کی میٹنگ بلائی جس میں وکیل الزراعت۔ ناظر زراعت۔ اسٹیٹ ایجنٹ احمدیہ سنڈیکیٹ اور مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب شامل ہوئے پیداوار اور آمد بڑھانے کے ذرائع اور اصلاح اراضی کا جائزہ لینے کے علاوہ اس علاقہ میں اسلام کی ترقی اور استحکام جماعت کے لئے کارکنوں کو ہدایات دیں۔

محمد آباد اسٹیٹ ۱۸ر نومبر بروز جمعہ

علی الصبح حضور نے ٹریکٹر ورکشاپ کا معائنہ کیا اور پھر نور نگر فارم دیکھنے تشریف لے گئے فارم کے مینیجر چوہدری عبدالقدوس صاحب اور گوٹھ میں رہنے والوں نے استقبال کیا۔ حضور نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد ۱۲ بجے حضور واپس تشریف لائے نماز جمعہ پڑھائی اور روح پرور خطبہ دیا۔ نماز میں شمولیت کیلئے ناصر آباد۔ کنری۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر۔ نوکوٹ۔ ڈگری۔ کاچھیلو سے بڑی تعداد میں دوست آئے۔ مسجد پُر ہو کر باہر دونوں سڑکیں نمازیوں سے پُر تھیں محمد آباد اسٹیٹ نے سب احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ نماز کے بعد حضور نے نومبائعین کی بیعت لی اور پھر جملہ دوستوں کو مصافحہ سے نوازا

۱۹ر نومبر بروز ہفتہ۔ نماز فجر کے بعد حضور مسجد سے مقامی قبرستان تشریف لے گئے جہاں مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی اہلیہ مرحومہ کی قبر پر دعا فرمائی۔ ۵۔۸ کی گاڑی پر ٹالھی ریلوے اسٹیشن سے سوار ہو کر ایک بجے میرپور خاص تشریف لائے۔ ٹالھی اسٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب اور بہنیں الوداع کہنے جمع تھے۔ راستہ کے اسٹیشن فضل بھمبرو۔ نوکوٹ۔ ڈگری۔ کاچھیلو۔ جیمس آباد پر علاقہ کے متعدد احمدی دوست اپنے امام سے ملاقات کے لئے جمع تھے۔ حضور نے سب کو مصافحہ سے نوازا۔ اور حالات دریافت کئے۔ میرپور خاص پہنچنے پر ڈویژنل امیر صاحب اور چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد اور حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع نواب شاہ کے علاوہ احباب بڑی بھاری تعداد میں استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ اسٹیشن سے حضور ریلوے ریسٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور دعوت میں شرکت فرمائی اور نماز ظہر و عصر سے فراغت کے بعد تین بجے موٹروں پر حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئے۔ حیدرآباد میں قیام کے لئے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب کی کوٹھی واقعہ لطیف آباد تجویز کی گئی تھی۔ وہاں مقامی جماعت کے احباب نے استقبال کیا۔ نماز مغرب و عشاء جمع کرانے کے بعد حضور مجلس میں تشریف فرما رہے۔

حیدرآباد ۲۰ نومبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار

صبح کا ناشتہ چوہدری محمد سعید صاحب نے جائے قیام پر پیش کیا۔ ناشتہ کے بعد ۹½ بجے حضور مسجد کی بنیاد رکھنے تشریف لے گئے۔ حضور نے دعاؤں کے بعد وہ اینٹیں رکھیں۔ جن میں سے ایک وہ تھی جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی تھی۔ بعد میں حضور کی ہدایت پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت۔ ایم۔ این سنڈیکیٹ کی طرف سے مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔ تحریک جدید کی طرف سے مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مینیجر بشیر آباد اسٹیٹ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر جماعت حیدرآباد۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر خیرپور ڈویژن ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب نے انصار اللہ کی طرف سے خان فضل الرحمٰن صاحب انجینئر۔ فضل محمد خان نیازی نگران تعمیر مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی اور چوہدری محمد سعید صاحب نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک ایک اینٹ رکھی۔ پونے ایک بجے تک انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں۔ نماز اور کھانے سے فراغت کے بعد ۳۰۔۲ بجے حضور چوہدری احمد مختار صاحب امیر کراچی اور کراچی کے بعض اور دوستوں کی معیت میں موٹروں پر کراچی کے لئے روانہ ہوئے۔ چوہدری عزیز احمد صاحب

۲ امیر ضلع حیدرآباد کی قیادت میں حیدرآباد کے بعض دوست حضور کو الوداع کہنے کے لئے پندرہ میل دور بولاری کے مقام تک ساتھ آئے۔

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ ربنبوت ۱۳۴۵ ہش (۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے تمام خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اسکی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تحریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ

شعبہ تعلیم ناصرات الاحمدیہ کے تحت مضمون نویسی کا مقابلہ "سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے موضوع پر ہو رہا ہے۔ جو بچیاں اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مضامین اپنی صدر صاحبہ کے دستخطوں کے تحت ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مضمون دس صفحات سے زیادہ کا نہ ہو۔

اول۔ دوم، سوم آنے والی بچیوں کو اجتماع ۱۹۶۷ء کے موقعہ پر انعام دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ دسمبر کے بعد پہنچنے والے مضامین مقابلہ میں شریک نہیں کیے جائیں گے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

ایک جماعت کی نیک مثال

بستی کلیا نوالی ضلع رحیم یار خاں میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس نے نئے سال کے وعدے ساتھ ہی تمام کے تمام ادا کر دیئے ہیں لہٰذا تمام جماعتوں سے گذارش ہے وہ بھی اسکی تقلید کرتی ہوئیں اپنے وعدے جلد بھجوائیں اور سال کے شروع میں ہی ادائیگی کی بھی پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی طاہرہ پروین بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد لطیف مشین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کویت کے مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ تین ماہ کی رخصت پر پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کا سفر وحضر میں حامی و ناصر ہو۔ ان کا پاکستان میں آنا مبارک کرے نیز انہیں اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ میری اہلیہ محترمہ امۃ الرشید اور بچے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع از لاہور چھاؤنی)

ایک ہزار روپیہ اور اس سے زائد کے وعدے

جماعت احمدیہ لاہور کے دوستوں کی ایک فہرست جس میں ایکہزار روپے اور اس سے زائد رقم کے وعدے درج تھے۔ اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل دوستوں کے وعدے ملے ہیں جو بغرض دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی صدر حلقہ سنت نگر — -/۱۳۰۰ روپے

۲۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر — -/۱۰۰۰ " "

۳۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور چھاؤنی — -/۱۰۰۰ "

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت انسپکٹران بیت المال

نظارت بیت المال کو دو انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ جن کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے

امیدواران کے لئے حساب وکتاب میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی معیار کم سے کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس۔ اگر اسکے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اسکو ترجیح دی جائیگی۔ عمر بیس سے تیس سال تک۔

ابتدائی تنخواہ -/۹۰ روپے ماہوار ہوگی۔ ایک سال کا عرصہ کارکنی امتحان ہوگا۔ اطمینان بخش کام کی صورت میں ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ دس دسمبر ۱۹۶۶ء تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۶ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر بیت المال میں حاضر ہو جائیں۔ آمد و رفت کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شیخ احمد صاحب مرحوم مراڑہ ضلع سیالکوٹ جو محترم چوہدری سردار احمد صاحب ڈائریکٹر فیڈرل سنٹرل پبلک سروس کمیشن کراچی کی والدہ ماجدہ تھیں مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۶ء کو بعمر ۷۵ سال کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک پارسا سلسلہ سے محبت و اخلاص رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں حصہ لینے والی تھیں۔ مرحومہ کی خواہش کی بناء پر ان کا جنازہ ربوہ میں لایا گیا۔ کراچی میں روانگی سے قبل محترم مولوی عبد المجید صاحب نے مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ جس میں جماعت کراچی کے احباب بکثرت سے شامل ہوئے۔

مورخہ ۲۷ نومبر کو مرحومہ کے فرزند چوہدری سردار احمد صاحب اور مرحومہ کے داماد محترم چوہدری رشید احمد صاحب سیکشن آفیسر حکومت پاکستان ان کی میت ربوہ لائے۔ مورخہ ۲۸ نومبر کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مسجد مبارک کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں تدفین عمل میں لائی گئی اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا فرمائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور چھ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ سب کے سب سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔

خاکسار نور الحق انور مبلغ امریکہ و افریقہ ربوہ

لم۔ میرا بھانجا عزیزم چوہدری ثناء اللہ ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بیس دن سے سخت بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد الرحمٰن قادیانی چک ۳۵ ششمیر روڈ ضلع ملتان)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل عرصہ اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۵۲

میں عائشہ بی بی اہلیہ عزیز خان صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پانگال ڈاکخانہ نیا پٹنہ کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۔ ۸۲۵ روپے

۲۔ کان کے پھول طلائی وزن ½ تولہ قیمت ۔/۱۰۰ روپے

۳۔ پاؤں کے کڑیاں و ہاتھوں کی چوڑیاں نقرئی وزن ۲۶ تولہ قیمت مبلغ ۔/۱۰۴ روپے

کل جائداد کی قیمت مبلغ ۔/۱۰۲۹ روپے بنتی ہے۔ میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ دیں یا کہیں سے ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ عائشہ بی بی اہلیہ عزیز خان ساکن پانگال ۲۱/۸/۶۶

گواہ شد:۔ جمعہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پانگال

گواہ شد:۔ عزیز خان صاحب خاوند موصیہ پانگال۔

وصیت نمبر ۱۳۶۵۳

میں رشیدہ بی بی زوجہ محمد جلال الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پانگال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۔/۴۰۰ کان کے پھول طلائی وزن ½ تولہ قیمت ۔/۱۰۰ روپے کمر پٹہ نقرئی وزن ۲۶ تولہ قیمت ۔/۱۰۴ روپے پاؤں کی کڑیاں نقرئی وزن ۲۰ تولہ قیمت ۔/۸۰ روپے چوڑیاں سولہ عدد قیمت ۔/۲۵۶ روپے

کل جائداد کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق ۔/۹۴۰ روپے ہے اس کے علاوہ مبلغ ۔/۲۰۰ روپے نقد بھی میرے پاس موجود ہیں جن کو ملا کر کل مبلغ ۔/۱۱۴۰ روپے ہوتے ہیں۔ میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے کہیں سے ورثہ کے طور پر کوئی جائداد ملے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔

الامۃ رشیدہ بی بی اہلیہ محمد جلال الدین ساکن پانگال

گواہ شد:۔ جمعہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پانگال گواہ شد محمد جلال الدین خاوند موصیہ پانگال

وصیت نمبر ۱۳۶۵۴

میں توفیقہ بی بی بیوہ غفور محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن پانگال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

ہار طلائی وزن ۱½ تولہ۔ چوڑیاں نقرئی وزن ۸ تولہ کل قیمت ۔/۲۰۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ چونکہ خاوند فوت ہو چکا ہے اس لئے میرا مہر وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اس مذکورہ جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں کوئی جائداد ملے تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ توفیقہ بی بی بیوہ غفور محمد صاحب ۱۲/۸/۶۶

گواہ شد:۔ شیخ محمد گجراتی درویش قادیان حال پانگال۔

گواہ شد:۔ جمعہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ پانگال۔

امانت تحریک جدید
کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

نوٹس

بعدالت جناب فیض احمد اسلم صاحب جج فیملی کورٹ لائل پور

دعویٰ دلاپانے حق مہر نمبر ۲۷ بابت سال ۱۹۶۶ء

رشیدہ بیگم بنام محمد امیر خان بنام محمد امیر خان ولد فضل خان قوم پٹھان ملکان جی اسٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ معرفت فضل خان۔

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے خلاف دعویٰ دلاپانے حق مہر عدالت ہذا میں بتاریخ ۲۵/۹/۶۶ کو دائر کر دیا ہے لہٰذا آپ نوٹس کی وصولی یا اشتہار کی اشاعت کے پندرہ یوم کے اندر اندر حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دعویٰ کریں بصورت دیگر آپ کی غیر حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیزم صلاح الدین احمد نظامی (روف بائو) علیل چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفا کاملہ عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار محمد نظام الدین چوک بازار چاٹگام)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمدردِ نسواں (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰/ روپے

یہ بالکل غلط ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی میں حائل ہے

عورتیں پردہ میں رہ کر بھی ہر قسم کی ترقی کر سکتی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ پردہ عورتوں کی ترقی میں حائل ہے فرماتے ہیں:۔

"باقی رہا یہ سوال کہ عورت کو کیوں پردہ کے لئے کہا گیا ہے مرد کو کیوں نہیں کہا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پردہ مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے اگر عورت کو چادر اوڑھ کر باہر نکلنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کی یہ وجہ نہیں کہ پردہ کا حکم صرف اسی کے لئے ہے بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرد کا دائرہ عمل گھر سے باہر ہے اور عورت کا اصل دائرہ عمل گھر کی چار دیواری ہے پس جب عورت مرد کے اصل دائرہ عمل میں جاتی ہے وہ چادر اوڑھ لیتی ہے اور مرد چونکہ اپنے اصل دائرہ عمل میں ہوتا ہے وہ کھلا پھرتا ہے۔ اگر اس کو اپنے دائرہ عمل میں چادر اوڑھنے کا حکم دیا جاتا تو چونکہ اس کا ہر وقت وہاں کام ہوتا ہے اس کے لئے کام کرنا مشکل ہوجاتا۔ جس طرح اگر عورت کو اس کے دائرہ عمل یعنی گھر کی چار دیواری میں چادر اوڑھ کر کام کرنے کا حکم دیا جائے تو وہ گھبرا جائے اور کام نہ کر سکے۔ اس فرق کے مقابلہ میں مرد کو یہ حکم ہے کہ وہ عورت کے دائرہ عمل میں بالکل ہی نہ جائے اور اس کو آزادی سے اپنا کام کرنے دے۔ اور اگر کسی کے گھر جائے تو پہلے اجازت لے لے لیکن عورت کو باہر نکلنے پر مردوں سے اجازت لینے کا حکم نہیں کیونکہ مرد کے دائرہ عمل میں عورت کے بھی حقوق ہیں اور وہ سڑکوں اور بازاروں سے بے تعلق نہیں لیکن عورت کے دائرہ عمل سے عام مرد کے حقوق وابستہ نہیں۔ پس عورت کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں رکھی بلکہ صرف اوٹ کر لینا اور اوڑھنی سے پردہ کر لینا کافی رکھا، اور عورت کے دائرہ عمل میں مرد کے بلا اجازت داخلہ کو روک دیا۔ پس پردہ میں شک یا غیر شک کا کوئی سوال نہیں بلکہ یہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل کی الگ الگ تقسیم ہے اور اس کی مخالفت صرف عادات اور رسوم کی وجہ سے ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پردہ کی وجہ سے عورتیں ترقی نہیں کر سکتیں ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے مگر یہ بالکل غلط ہے وہ عورتیں جو بالکل بے پردہ پھرتی ہیں وہ کیا کر رہی ہیں جو پردہ کرنے والی نہیں کر سکتیں۔ جس وقت عورتیں اسلام کے احکام کے مطابق پردہ کرتی تھیں اس وقت ان کی صحتیں بھی اچھی تھیں اور وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں اور دشمن کو مارتی بھی تھیں۔ مگر اب بے نقاب پھرنے والی عورتیں کچھ بھی نہیں کر رہیں۔ دراصل صحت امید اور اُمنگ سے قائم رہتی ہے جب کسی میں اُمنگ نہ ہو تو چاہے موٹے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کر دو وہ نیچے ہی گرے گا اور اگر اُمنگ اور امید ہو تو خواہ لحاف اوڑھا دو پھر بھی وہ بلند ہوتا چلا جائے گا۔ چنانچہ میری کوشش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ عورتوں کا پردہ شریعت کے مطابق ہو اور میرے زمانہ خلافت میں قادیان میں بھی اور ربوہ میں بھی تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد ہمیشہ غیر تعلیم یافتہ عورتوں سے زیادہ رہی ہے لیکن تعلیم یافتہ مردوں کی تعداد غیر تعلیم یافتہ مردوں کے برابر کبھی نہیں ہوئی۔ اسی طرح لجنہ کا کام وہ بڑی خوش اسلوبی سے سر انجام دے رہی ہیں مختلف گھروں میں جاتی ہیں چندہ وصول کرتی ہیں دوسرے لوگوں میں جوش پیدا کرتی ہیں بلکہ بعض دفعہ دوسرے شہروں میں بھی جاتی ہیں پس یہ بالکل غلط ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی میں حائل ہے عورتیں پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہر قسم کی ترقی کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہوں اور وہ خود شرعی پردہ پر عمل کریں اور دوسری عورتوں کو بھی بتائیں کہ پردہ کی پابندی کرتے ہوئے ہر قسم کی ترقی کی جا سکتی ہے۔"

(تفسیر کبیر)

:۔ بورڈ کے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں :۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عظیم الشان کامیابی

کالج کی ٹیم نے انٹر زونل چیمپئن شپ بھی جیت لی ا

ربوہ یکم دسمبر۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امسال تعلیم الاسلام کالج بورڈ کے انٹر زونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں فائنل مقابلہ جیتنے کے بعد بورڈ بھر میں چیمپئن قرار پایا ہے۔ بورڈ بھر میں انٹر زونل باسکٹ بال چیمپئن شپ کا اعزاز کالج کو پہلی مرتبہ ملا ہے۔ اس سے قبل کالج یونیورسٹی چیمپئن شپ جیتتا رہا ہے۔ تین بورڈ کی چیمپئن شپ اس سے قبل اس کے حصہ میں نہ آئی تھی گو بورڈ میں رنرز اپ وہ کئی دفعہ رہا۔ امسال اللہ تعالےٰ نے بورڈ کی انٹر زونل چیمپئن شپ کا اعزاز بھی اسے بخش کر اپنا خاص فضل فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امسال کالج باسکٹ بال میں زونل چیمپئن شپ پہلے ہی جیت چکا تھا۔ مختلف زونز میں چیمپئن قرار پانے والی ۸ ٹیموں کے درمیان انٹر زونل مقابلے ایف سی کالج لاہور کی گراؤنڈ میں ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ معرکہ کا میچ بھی فائنل تھا۔ جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور دیال سنگھ کالج کے مابین ہوا بورڈ کی انٹر زونل چیمپئن شپ کا دارو مدار فی الاصل اسی میچ پر تھا۔ باسکٹ بال حلقوں کا عام خیال یہی تھا کہ دیال سنگھ کالج کی ٹیم امسال بورڈ کا فائنل جیت کر چیمپئن قرار پائے گی کیونکہ اس میں نہ صرف یہ کہ بورڈ اور پنجاب کے کئی منتخب کھلاڑی شامل تھے بلکہ پاکستان کی نامزد ٹیم کا ایک کھلاڑی بھی اس میں شریک تھا پھر اس میں تین کھلاڑی ایسے تھے جن کی عمریں بورڈ اور انٹر بورڈ کی مقررہ حد سے متجاوز تھیں اور انہیں اس سال کے لئے خصوصی طور پر اجازت دی گئی تھی مزید برآں وہ ملک کی کئی نامور ٹیموں سے ٹکر لے چکی تھی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری ٹیم نے اسی کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بے جگری اور ہمت کے ساتھ یہ میچ کھیلا کہ مخالف ٹیم پر کسی وقت بھی دباؤ کم نہ ہونے دیا۔ میچ سارا عرصہ ترازو کی تول چلتا رہا بالآخر ہماری ٹیم نے ۴۶ کے مقابلہ میں ۴۷ پوائنٹ سے یہ میچ جیت لیا۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاص اس میچ کے نتیجہ میں ہمارے کالج اور ربوہ باسکٹ بال کا سکہ بیٹھ گیا کالج نے فائنل میں انٹر زونل چیمپئن شپ ۳۹ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹ سے جیتی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ٹیم محمد بشیر (کپتان) شریف الرحمٰن، شاہد احمد سعدی، ذبیح اللہ، شاہد مرزا، جمال الدین، نعیم الدین، حمید الدین، مسیح الدین، عبد الرزاق، مبشر احمد، عبد الرشید اور ظہیر احمد پر مشتمل تھی۔ اول الذکر ۹ کھلاڑیوں کا کھیل خاص شان کا حامل تھا۔ اللہ تعالےٰ کالج کو یہ کامیابی مبارک کرے،

(محمد بشیر کپتان)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ہمارے بھائی مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی بیگم صاحبہ کا پیٹ کا اپریشن ۷ دسمبر کو ڈھاکہ میں ہو رہا ہے ان کی بیگم صاحبہ کی صحت بہت کمزور رہتی ہے۔ لہٰذا خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کے اپریشن کے کامیاب ہونے کی دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے جلد شفاء عطا فرما کر کمال صحت فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد